B.A Part II Urdu (Hon) Paper 3rd

Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of urdu.
Dr. L.K.V.D. college

نظیر اکبرآبادی ایک عوامی شاعر!—

اردو کے قدیم شاعروں میں نظیر اکبرآبادی کو جو انفرادی مقام حاصل ہے وہ شاید ہی ان کے دور کے کسی دوسرے شاعر کو ملا ہو۔ نظیر اردو کے پہلے شاعر ہیں۔ جنہوں نے اپنے عہد کی عام شاعرانہ روش سے ہٹ کر اپنا جداگانہ راستہ منتخب کیا اور اس میں بے طرح کامیاب و کامران بھی رہے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں عوامی رنگ اور سماج کے دبے کچلے اور نچلے طبقے کے لوگوں کی زندگی کے مسائل کو نمایاں طور پر پیش کیا ہے۔ انہوں نے اپنے کلام میں سماجی، اخلاقی، اصلاحی اور مجلسیانہ درد بھی نمایاں ہے نظیر کی شاعری میں ہندوستانیت اسی گہرے پن نے رنگ عوامی مقبولیت کا تاج پہنایا

بعض ناقدین کا خیال ہے کہ نظیر کی ~~شاعری~~ جدید نظم کے بنیاد گذار ہیں۔ نظم نگاری میں نظیر نے ممتاز مقام حاصل کیا

~~یہ بھی سچ ہے کہ ان کے یہاں غزلیں بھی موجود ہیں۔ لیکن یہ~~
ایک حقیقت ہے یہ غزلیں موضوعاتی ہیں۔ غزل کے تمام اشعار میں
نظیر نے ایک ہی مضمون کو بیان کیا ہے۔ ان کی غزلوں میں بھی نظم کا مزہ
ملتا ہے۔ حالی اور آزاد نے جس جدید نظم کی تحریک چلائی اس کی بنیاد
نظیر نے بہت پہلے ہی رکھ دی تھی۔ اردو ادب کے اولین نقادوں نے
نظیر کی شاعری کو اہمیت نہیں دی تھی کہ شیفتہ جیسے ~~شاعر~~ صاحب
نظر ادیب و شاعر نے نظیر کی عوامی زبان اور لب و لہجے پر سوقیانہ
پن کا الزام لگا کر انہیں دنیائے شاعری سے شہر بدر کر دیا اور محمد حسین
آزاد نے ان کا ذکر بھی نہیں کیا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ آج کے ناقدین
انہیں نظم نگاری کا امام تصور کرتے ہیں۔

نظیر کے دور میں غزل گوئی کا رجحان غالب تھا
شاعری عشق و محبت عشوہ و غمزہ، ناز و ادا، وفا، جفا، رخسار
و قد، گل و بلبل، نالہ فریاد شراب کباب جیسے موضوعات

کے گرد گردش کر رہی تھی۔ نظیر ہی وہ پہلے شاعر ہیں۔ جنہوں نے

اس طرح شاعری سے بیعت کر رہی تھی اگا نہ دوا دھند نکالی اور نظم

نگاری کی طرف اپنے جب قلم کو موڑا۔ اپنی شاعری کا موضوع عوامی زندگی

کے مسائل اور ہندوستانی رسم و رواج اور ان کے جلو میں فروغ پانے والے

سبھی تصورات کو بنایا انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے ہندوستانی

سماج کی اصلاح کی کوشش کی

نظیر کی پیدائش دہلی میں ہوئی ان کے والد کا نام فاروق

تھا۔ ان کی پرورش و پرداخت بڑے لاڈو پیار سے ہوئی۔ جب نظیر نے

انکھیں کھولیں تو دہلی طرح طرح کے مصائب و آلام کا شکار تھی۔ دہلی ایک

پر آشوب دور سے گزر رہی تھی۔ نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے

پے در پے حملوں کی وجہ سے دہلی بالکل تباہ و برباد ہو چکی تھی یہاں

کے باشندے دوسرے محفوظ علاقوں میں اپنی جان کی حفاظت کے

لیے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ نظیر اکبر آبادی کی والدہ بھی

اسی دور ابتدا و آزمائش سے گذر کر آگرہ کو خیر کہہ کر چلے گئے۔ بچپن

انہوں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

آگرہ میں نظیر نے اپنا بچپن لڑکپن اور جوانی گزارے ماحول

و نعم سے اکبری وہ دنیا کی ہر فکر سے بے نیاز اپنے زمانے کی محفلوں تفریحات

میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں

بچپن کی کھیل تماشوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے پتنگ بازی کبوتر بازی

بٹیر بازی کبڈی آم شریف وغیرہ کھیل تماشوں سے ان کی شاعری بھری

پڑی ہے۔

نظیر کے سوانح نگار لکھتے ہیں کہ وہ بچپن ہی سے

بے حد ذہین تھے۔ اردو اور فارسی میں اچھی دسترس تھی۔ ساتھ

ہی انہوں نے عربی، پوربی ہندی، پنجابی اور مارواڑی جیسی زبانوں

میں بھی ادبیانہ مہارت حاصل کر لی تھی۔ وہ بہترین خوش نویس تھے

درس و تدریس کے میدان کے بھی شہسوار تھے یہی وجہ ہے کہ

کتابوں میں ان کے کئی نام و شاگردوں کے نام ملتے ہیں

بعض ناقدین انہیں غالب کے اساتذہ میں شمار کرتے ہیں۔

نظیر کا مسلک تصوف تھا۔ وہ صوفی منش آدمی تھے۔

بعض ناقدین انہیں صوفیہ کے نظریہ وحدۃ الوجود کے قائل تھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اہل بیت، انبیاء

اولیائے کرام اور بزرگان دین سے عقیدت و محبت رکھتے تھے

انہوں نے اپنی شاعری کو تعقید کلام سے آزاد رکھا۔ ان کی نعتوں

میں ایک خوشگوار کشش اور احترام و ادب ملتا ہے ~~چند اشعار~~

Shahnaj Ara.